Submission of E-contents

1. Name: DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
2. Designation: Associate professor,
3. Department/College: URDU/ S. Sinha College, Aurangabad,
4. Subject: URDU
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : UG
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone : B.A.(Hons) Part-III, Paper-5th, Group A
7. Title/Heading of e-content : "SEHRUL BEYAN - KA - MASHRATI AUR TAHZIBI MOTALEA"
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com

30.7.2020

"سحرالبیان" کا معاشرتی اور تہذیبی مطالعہ

B.A. (Hons) part III, Paper-5th, Group-A

"سحرالبیان" کی سب سے اہم اور نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں شروع سے آخر تک مخصوص معاشرتی اور تہذیبی ماحول کی ترجمانی نظر آتی ہے۔ اس میں بادشاہوں، شہزادوں اور عام لوگوں کی ذہنی اور جذباتی کیفیت، ان کے رہن سہن کے مخصوص انداز، ان کی دلچسپی اور ان کے زمانے کے رسم و رواج کو جس طرح پیش کیا گیا ہے اس سے اس زمانے کی ایک مخصوص معاشرتی اور تہذیبی ماحول کی مکمل تصویر سامنے آتی ہے۔

میر حسن نے مثنوی میں جس شہر کا ذکر کیا ہے وہ بے حد خوبصورت ہے۔ ان کی چہل پہل دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔ اس شہر میں باکمال اور ہنرمند لوگ رہتے تھے۔ خوشحالی کا سکہ چلتا تھا اور افراد عیش و عشرت کے خمار سے سرشار رہتے تھے ؎

وہ دولت سرا خانۂ نور تھا ۞ سرا عیش و عشرت سے معمور تھا

تھی واں سپاہ جو رہ آیا تباہ ۞ عجب شہر تھا اور عجب بادشاہ

عیش و عشرت کے ماحول کے ساتھ ساتھ علم و فضل کے بھی چرچے تھے اور زندگی کے ہر شعبے میں ہر شخص اپنی اپنی جگہ باکمال تھا ؎

کروں علم اس کا یہاں تک بیاں ۞ کہ ہے خوب اب مختصر یہ بیاں

۱۸ ویں صدی کا ایک ادبی، فنی اور تہذیبی رجحان یہ تھا کہ کسی فن یا تذکرہ کا ذکر کرتے وقت اس کی اقسام، اصطلاحات اور دیگر متعلقات کا تفصیلی ذکر کیا جاتا تھا اس سے قارئین کی معلومات میں اضافہ ہوتا تھا اور اس دور کے تاریخی اور تہذیبی پس منظر کو سمجھنا آسان ہوتا ہے۔ میر حسن کے یہاں بھی یہ رجحان بہت ملتا ہے۔ وہ دربار، سواری، [illegible]، رسوم شادی اور علوم و فنون مثلاً نجوم، جیوتش، خوش نویسی، موسیقی، تیر اندازی وغیرہ کے بیان میں اصطلاحات اور

اور تفصیلات کا انبار لگا دیتے ہیں۔ رمال کے ذکر میں طالع، زائچہ، قرعہ، فرد اور شکل وغیرہ تمام باتیں آگئی ہیں۔

یہ سن کر وے رمال طالع شناس ۔ لگے کھینچنے زائچے بے قیاس

دھرے تختے آگے لیا قرعہ ہاتھ ۔ لگا دھیان اولاد کا اس کے ساتھ

نجومی اپنی کتاب کے ذریعے ستاروں کی گردش دیکھ کر تثلیث اور تقدیس کے مطابق سعد اور نحس کا حکم لگاتے ہیں۔

نجومی بھی کہنے لگے در جواب ۔ کہ ہم نے بھی دیکھی ہے اپنی کتاب

نظر کی جو تقدیس و تثلیث پر ۔ تو دیکھا رہے نیک سب کی نظر

پنڈت جی بھی اپنی پوتھی اور پترا دیکھ کر اپنی مخصوص زبان اور اصطلاحات میں بتاتے ہیں کہ رام جی کی دیا سے ان کے یہاں چندرماں سا بالک پیدا ہوگا۔

شادی کی دھوم دھام بھی قابل دید ہے۔ بڑی محنت اور باریک بینی سے مرقع کشی کی گئی ہے۔ اس کی تاریخی اہمیت تو ہے ہی فنی اہمیت بھی ہے۔ برات کا منظر دیکھئے۔ ملاحظہ ہو جمالیات کا عمدہ نمونہ ہے

وہ دولہا کے اٹھتے ہی اک غل پڑا ۔ لگا دیکھنے اٹھ کے چھوٹا بڑا

غرض اس میں بچے کی پیدائش سے لے کر شادی کی ان رسومات تک۔ آغاز داستان سے آخر داستان تک ہر جگہ جاگیردارانہ ماحول جھلکتا ہے کہنے کو تو یہ نامعلوم شہر ہے لیکن ماحول بلاشبہ لکھنؤ کا ہے۔ میر حسن نے تمام سماجی اور تہذیبی مظاہر کو پوری جزئیات کے ساتھ اس طرح پیش کیا ہے کہ معاشرت کا حق ادا کر دیا ہے۔ اس طرح مسلمانوں کے آخر دور میں سلاطین و امرا کے جو حالات اور معاملات تھے اس کی پوری عکاسی اس مثنوی میں نظر آتی ہے۔ گویا یہ مثنوی اودھ کے زوال آمادہ تہذیب کا تاریخی دستاویز اور ادب عالیہ کا بہترین مثال موجود بھی ہے۔

DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
Associate Professor,
Deptt. of Urdu, S. Sinha College, Aurangabad
Course: B.A. (Hons) Part - III, Paper - 5th, Group-A
Title/Heading of E-Content: "SEHRUL BEYAN - KA - MASHRATI AUR TAHZIBI MOTALEA"
Whats app No. 9431632576